FBISE

ISLAMIAT

MODEL PAPERS & GUESS PAPERS

Faderal Board Islamabad

Presented by:

Urdu Books Whatsapp Group

STUDY GROUP

9TH CLASS

0333-8033313
راؤ ایاز

0343-7008883
پاکستان زندہ باد

0306-7163117
محمد سلمان سلیم

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1
(Reduced Syllabus)
اسلامیات (لازمی) کلاس نہم پارٹ-I

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ | کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) "اَلْاَنْفَال" کے کیا معنی ہیں؟

الف۔ فتح و نصرت ب۔ مال تجارت ج۔ گھر کا سامان د۔ مال غنیمت

(ii) "وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ" یہ آیت کس سورت سے لی گئی ہے؟

الف۔ سورۃ الانفال ب۔ سورۃ الاحزاب ج۔ سورۃ البقرہ د۔ سورۃ الممتحنہ

(iii) سورۃ الانفال میں کل کتنی آیات ہیں؟

الف۔ تہتر ب۔ پچھتر ج۔ تیرہ د۔ ستر

(iv) "یوم الفرقان" کس غزوہ کو کہا گیا ہے؟

الف۔ غزوہ احد ب۔ غزوہ بدر ج۔ غزوہ خندق د۔ غزوہ خیبر

(v) زکوٰۃ کے لغوی / لفظی معنی ہیں ______۔

الف۔ دھوکہ دینا ب۔ لوگوں سے محبت کرنا ج۔ خیرات دینا د۔ پاک ہونا

(vi) قرآن کریم تقریباً کتنے سال میں نازل ہوا؟

الف۔ تیئس سال ب۔ چوبیس سال ج۔ پچیس سال د۔ چھبیس سال

(vii) يَوْمَ الْفُرْقَانِ کے کیا معنی ہیں؟

الف۔ یوم عید ب۔ فیصلے کا دن ج۔ یوم خوشی د۔ غم کا دن

(viii) "اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ" یہ آیت کس سورۃ سے لی گئی ہے؟

الف۔ سورۃ الانفال ب۔ سورۃ الاحزاب ج۔ سورۃ البقرہ د۔ سورۃ الممتحنہ

(ix) رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہوتا ہے جب ____ ختم ہو جائے۔

الف۔ عقل و دانش ب۔ عدل و انصاف ج۔ ظلم و زیادتی د۔ خوف و ہراس

(x) اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو ____ کی وجہ سے سربلندی عطا فرمائے گا۔

الف۔ قیاس ب۔ اجماع ج۔ قرآن د۔ حدیث

وقت: 2:15 گھنٹے کُل نمبر: 40

نوٹ: حصّہ دوئم کے تمام اور حصہ سوئم میں سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

حصّہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ $(3 \times 3 = 9)$

(i) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ۔

(ii) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

(iii) الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

(iv) يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ۔

(v) اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ

ii۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ $(5 \times 2 = 10)$

(i) لفظ قرآن کے لغوی معنی کیا ہیں؟

(ii) زکوۃ کا نصاب لکھیں۔

ختم نبوت ﷺ زندہ باد **عظمت صحابہ زندہ باد**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

(iii) فی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟

(iv) سورۃ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

(v) سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

(vi) سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟

(vii) کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہل ایمان کو کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر 5: فضائل قرآن پر نوٹ لکھیے؟

سوال نمبر 6: قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں۔

سوال نمبر 7: زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھئے؟

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1
(Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10)

(v) د	(iv) ب	(iii) ب	(ii) الف	(i) د
(x) ج	(ix) ب	(viii) الف	(vii) ب	(vi) الف

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

جواب: (i) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۔

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے

(ii) أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔

ترجمہ: اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

(iii) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔

ترجمہ: (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

(iv) يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۔

ترجمہ: وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

(v) إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا۔

ترجمہ: جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ

جواب: ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور بہترین دعا استغفار ہے۔

تشریح: حضور اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کو سب سے فضیلت والا عمل قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں استغفار یعنی اللہ کے حضور اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کو سب سے فضیلت والی دعا قرار دیا گیا ہے۔

فضیلت والا عمل:

حدیث کے پہلے حصے میں ارشاد ہے: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کو الٰہ نہ ماننے کا اقرار اور اپنے عمل سے اس عقیدے کا اظہار سب سے فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ میں لفظ الٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو وہ اللہ کی ہی ذات ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں عقل اور بصیرت عطا کی ہمیں نہ صرف زندگی دی بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں ہمیں چاہیے کہ اپنے قول و فعل سے اسی ذات کو الٰہ مانیں، اسی کی عبادت کریں اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کریں۔

بہترین دعا:

حدیث کے دوسرے حصے میں ارشاد ہے: أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ یعنی بہترین دعا اللہ سے اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگنا ہے انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لہٰذا اللہ کو الٰہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے کیونکہ اخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے اب اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے دل و جان سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور استغفر اللہ کا اظہار کرتا رہے۔

عملی زندگی سے تعلق:

قیامت کے دن حقیقی نجات کا انحصار اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی پر ہوگا اس لئے ہر نیکی اور گناہ اور اچھائی و برائی کا علم ہونا ضروری ہے لہٰذا ہمیں دینی اور جدید علوم ہر صورت میں حاصل کرنے چاہئیں۔

ii۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

جواب: ترجمہ: "علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"۔

تشریح: فطری کا تقاضا:

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اُسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بری بات کا علم ہو اس کے بغیر انسان نہ تو دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

بنیادی ضرورت:

انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیش نظر حضور اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم قرار دیا ہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو نہیں جان سکتا جب تک وہ علم کی جستجو پر گامزن ہو دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جوابدہی کرنی ہے اس لئے پر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

عملی زندگی سے تعلق:

اِس حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے گہرا تعلق ہے اور وہ یہ کہ ہم علم کے بغیر دنیا اور آخرت کسی میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دنیا اور آخرت میں کامیابی اور بہتری کیلئے علم ضرور حاصل کریں۔ لہٰذا مسلمان نوجوانوں کو مساجد، اور اسلامی مراکز میں قائم علمی حلقوں کا رخ کرنا چاہئے اور حفظ قرآن مجید اور کتب دینیہ کے مطالعہ میں اپنی سرگرمیاں سرانجام دینا چاہیے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 =10)

(i) لفظ قرآن کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

(ii) زکوٰۃ کا نصاب لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کا نصاب: زکوٰۃ اس پر فرض ہوتی ہے جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کے برابر نقدی ہو۔

(iii) فی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: فی سبیل اللہ:

فی سبیل اللہ سے مراد وہ لوگ جو دین اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں مصروف ہیں خواہ وہ میدان جہاد میں ہو خواہ تعلیمی میدان میں، خواہ تبلیغی و ترقی

(iv) سورۃ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: مومنوں کی صفات:

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

(v) سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو گروہوں سے مراد کفارِ مکہ کے دو گروہ ہیں۔

(۱) ابو جہل کا گروہ جو مسلمانوں سے جنگ کے لیے بدر کے مقام پر پہنچا ہوا تھا۔

(۲) دوسرا گروہ ابو سفیان کا تھا جو شام کا مال تجارت لے کر آ رہا تھا۔

(vi) سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟

جواب: غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ کے انعامات:

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسایا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔ جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں، میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑا دو اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔

(vii) کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہل ایمان کو کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا (۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا (۳) اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا

(۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا (۵) ہمت نہ ہارنا (۶) پیٹھ نہ پھیرنا

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر5: فضائل قرآن پر نوٹ لکھیے؟

جواب: فضائل قرآن مجید: قرآن مجید کے بے شمار فضائل ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

شک سے بالاتر کتاب:

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جس میں دی ہوئی معلومات یقینی اور حقیقت پر مبنی ہیں اور ان میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے"

جامع تعلیمات:

قرآن مجید اپنی تعلیمات کے لحاظ سے انتہائی جامع مانع کتاب ہے کیونکہ عبادات وریاضت، اخلاقیات، تاریخی واقعات اور دعائیں وغیرہ سب اس میں موجود ہیں۔

دنیاو آخرت کی کامیابی: یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں دنیا اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔

قرآن مجید کی فضیلت:

قرآن حکیم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح یہ کلام تمام کلاموں سے بہتر ہے، اسی طرح وہ انسان بھی سب انسانوں سے بہتر ہے جو خود بھی اس کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں کو بھی سکھائے۔ ارشاد نبوی ہے۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں:

زیادہ مقدار میں نیکیاں حاصل کرنے کے لئے ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت کرنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔

سوال نمبر6: قرآنِ کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: قرآنِ کریم کی روشنی میں ختم نبوت:

حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لئے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی کہ ارشاد ہوا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ: 3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

اسلام ایک مکمل دین / خاتم الانبیاء ﷺ:

دین مکمل نعمت مکمل اور اسلام پر رضائے الٰہی کا واضح اظہار رسول اکرم ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے۔ اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی اس لئے کہ احکام الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوہ رسول ﷺ کو تا ابد مشعل راہ بنانا ہے اور پیغام الٰہی کو اپنا دستور حیات سمجھنا ہے کہ یہ انسانیت کے لئے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو مرکز آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ سے قبل انبیائے اکرام علیہم السلام علاقوں قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لئے اس لئے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے اب آپ ﷺ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا ایک مرکز ایک اسوہ ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی کو وحدت آشنا کر دیا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف: 158)

ترجمہ: فرما دیجیے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اور یہ کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (الاحزاب: 40)

سوال نمبر7: زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھئے؟

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں تو آپ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت ہٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا کا جذبہ غالب آ جاتا ہے غریبوں سے ہمدردی ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 2
(Reduced Syllabus)
اسلامیات (لازمی) کلاس نہم پارٹ-I

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ　　　　　　　　کُل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیئے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر 1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) قرآن کریم میں کتنے مصارفِ زکوٰۃ بیان ہوئے ہیں؟

الف۔ چھ　　ب۔ چار　　ج۔ پانچ　　د۔ آٹھ

(ii) "اگر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا۔" درج شدہ عبارت کیا ہے؟

الف۔ قول حضرت علیؓ　　ب۔ قول حضرت ابو بکرؓ　　ج۔ حدیث　　د۔ آیت

(iii) انسان کی تخلیق کا مقصد ____ ہے؟

الف۔ عیش و عشرت　　ب۔ دولت جمع کرنا　　ج۔ لوگوں پر حکمرانی کرنا　　د۔ اللہ کی عبادت کرنا

(iv) اِسْتَجِيبُوا کے کیا معنی ہیں؟

الف۔ بہرے　　ب۔ پکار کا جواب دو　　ج۔ دھوکہ نہ کھاؤ　　د۔ حکم نہ مانو

(v) رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد کس نے قرآن پاک کو ترتیب دے کر محفوظ کیا؟

الف۔ حضرت عمرؓ　　ب۔ حضرت عثمانؓ　　ج۔ حضرت علیؓ　　د۔ حضرت ابو بکرؓ

(vi) "اے مومنو! تم بھی ان (رسول پاک ﷺ) پر ____ بھیجا کرو"

الف۔ درود اور اسلام　　ب۔ پیغام اور خطوط　　ج۔ تحائف　　د۔ انعام

(vii) "ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو (عیب لگا کر) رنج پہنچایا"

(viii) قرآن پاک انسانی زندگی کے ____ پہلوؤں کے متعلق رہنمائی مہیا کرتا ہے۔

الف۔ تمام ب۔ اخلاقی ج۔ روحانی د۔ اقتصادی

(ix) مالِ غنیمت مسلمانوں کے لیے کیا ہے۔

الف۔ ناجائز ب۔ نقصان دہ ج۔ فائدہ مند د۔ حلال طیب

(x) اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی رسول پاک ﷺ پر کس بارے میں نازل ہوئی۔

الف۔ معانی ب۔ علم ج۔ عقیدہ د۔ جہاد

وقت: 2:15 گھنٹے کُل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم کے تمام اور حصہ سوم میں سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

(i) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ۔

(ii) وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ۔

(iii) وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

(iv) وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً۔

(v) وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

ii۔ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابًا مِنَ الْعَافِيَةِ

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 = 10)

(i) حفاظتِ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

(ii) یہ مؤلفۃ القلوب کون لوگ ہیں؟

(v) وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

(vi) کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیوں نہ کیا؟

(vii) سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر 5: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجیے؟

سوال نمبر 6: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

سوال نمبر 7: قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ بیان کیجیے؟

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 2
(Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10)

(i) د	(ii) د	(iii) د	(iv) ب	(v) د
(vi) الف	(vii) ب	(viii) الف	(ix) د	(x) ب

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

جواب: (i) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔

ترجمہ: اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

(ii) وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

(iii) وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

(iv) وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۔

ترجمہ: اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گناہگار ہیں۔

(v) وَاعْلَمُوْا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

جواب: ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

تشریح: قرآن کی جامع تعلیمات:

قرآن حکیم کلام الٰہی ہے جس کا موضوع انسان ہے یہ کتاب محض نماز اور روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں تابدر رہنمائی رکھتی ہے ہم آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں نہیں ڈھال لیتے اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھیں، سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں نیز دوسروں کو اس پیغام پہنچائیں اور اس عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

عملی زندگی سے تعلق:

قرآن کی تعلیمات ایسے جامع ہے کہ یہ انسانی زندگی کی تمام پہلوؤں کے بارے میں ہماری رہنمائی فرماتی ہے لہٰذا ہم قرآن مجید پڑھ کر، اس کو سمجھ کر، اس کی تعلیمات پر عمل کریں اور اسکی ترویج و اشاعت کے لئے کوشش کریں۔ جس کے لیے ہمیں قرآن مجید کی تعلیم و تلاوت کی حرص کرنی چاہیے، اور خصوصاً اپنی اولاد اور اہل و عیال کو بھی اس کی تعلیم و ترغیب کرنی چاہیے۔

ii۔ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابًا مِّنَ الْعَافِيَةِ

جواب: ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ نے اس کیلئے عافیت کا دروازہ کھول دیا۔

تشریح: درود کی فضیلت:

نبی کریم ﷺ محسن انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا آپ ﷺ کی زندگی اور عمل پہ اگر ہم عمل و دھیان دیں اور ہم ان کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں تو ہم دنیا میں کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ کے حضور بخشش کے حقدار ہوں گے جن کی وجہ سے انسانیت معراج کو پہنچی اور خدا نے خود ان پر درود و سلام بھیجا۔

جیسا کہ سورہ الاحزاب میں ارشاد باری ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجا کرو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ درود و سلام کے بارے میں تاکید فرماتے ہیں آنحضور پر درود و سلام کے بارے خود نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ بھیجے اللہ اس شخص کے لئے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری عملی زندگی یہ تعلق ہے کہ ہم دینی اور دنیاوی مفادات کیلئے ہر وقت نبی پاک پر درود و سلام کے تحفے بھیجتے رہیں جس سے اللہ اور اس کے فرشتوں کی سنت بھی ادا ہوگی اور سابقہ گناہ بھی مٹ جائیں گے جنت کے دروازے بھی ہمارے لئے کھل جائیں گے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ $(5 \times 2 = 10)$

(i) حفاظتِ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

جواب: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

(ii) یہ مؤلفۃ القلوب کون لوگ ہیں؟

جواب: مؤلفۃ القلوب:

زکوٰۃ و عشر کا چوتھا مصرف مؤلفۃ القلوب ہیں یعنی وہ لوگ جن کی تالیف قلب مقصود ہے تالیف قلب کا مطلب ہے دل موہ لینا، مائل کرنا، مانوس کرنا۔ اس حکم خداوندی کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کے سخت مخالف ہیں اور مال دے کر ان کی مخالفت ختم کی جا سکتی ہے یا ایسے نادار کافر جن کی مالی امداد کر کے ان کو اسلام کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے۔

(iii) وابن السبیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: وابن السبیل:

وابن سبیل سے وہ مسافر مراد ہے جس کا مال سفر میں ختم ہو گیا ہو، اور اس کے لئے سفر سے واپسی کے لئے قرض لینا بھی ممکن نہ ہو پس اس کو واپسی کا خرچ زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا۔

(iv) سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: تقویٰ کے انعامات: سورۃ الانفال میں تقویٰ کے درج ذیل انعامات بیان فرمائے گئے ہیں۔

(۱) اُن کے دل و دماغ میں ایسی بصیرت پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہ اچھی بری چیز کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں۔

(۲) اُن کی کوتاہیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ (۳) اُن کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(v) وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ آپ کفار کے نرغے میں تھے اور وہ سب کے سب معاذ اللہ آپ

(vi) کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیوں نہ کیا؟

جواب: کفار نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا تھا کہ اے اللہ اگر حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اور آپ ﷺ کی تعلیمات حق پر مبنی ہیں تو ہم پر پتھروں کی بارش برسایا اس کے علاوہ کوئی اور عذاب نازل کر دے کفار کی طرف سے یہ مطالبہ اللہ کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر اس طرح کا کوئی عذاب مسلط نہ کیا۔

کفار پر عذاب نازل نہ کرنے کی وجوہات: اللہ پاک نے اس سورہ مبارکہ میں دو وجوہات بیان فرمائیں۔

نمبر ا۔ اے نبی اللہ کی شان نہیں کہ آپ ﷺ قوم میں موجود ہوں اور اس قوم پر عذاب مسلط کر دیا جائے۔

نمبر ۲۔ جس قوم میں اللہ سے توبہ استغفار کرنے والے موجود ہوں تو اللہ اس قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔

(vii) سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: مال غنیمت کی تقسیم:

سورۃ الانفال کی آیات میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مال غنیمت کے کل پانچ حصے کیے جائیں جن میں سے چار حصے مجاہدین کے ہوں گے اور پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا، قریبی رشتے داروں کا، یتیموں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہوگا۔

حصہ سوم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر 5: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجئے؟

جواب: مصارف زکوٰۃ: مصارف مصرف کی جمع ہے جس کا معنی ہے خرچ کرنے کی جگہ۔

قرآن کریم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:-

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔ (التوبہ: 60)

ترجمہ: زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکموں میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) جو تاوان بھریں (قرض دار) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔ یہ خدا کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں۔

(1)	فقراء	(2)	مساکین	(3)	عاملین (زکوٰۃ کے محکمے میں ملازمین)
(4)	تالیف قلب	(5)	رقاب	(6)	غارمین (قرض دار)
(7)	فی سبیل اللہ	(8)	ابن السبیل (مسافر)		

زکوٰۃ ادا کرتے وقت پہلے قریبی رشتے داروں کا خیال رکھا جائے دور کے لوگوں کو بعد میں دی جائے اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے

سوال نمبر6: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت: اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جاسکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے۔

یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کا اکرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتادیا ہے۔ ارشاد ہوا۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (آل عمران: 31)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اسوۂ رسول ﷺ:

محبت الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضرور ہوتا ہے ورنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (النساء: 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کرلیں۔ اطاعت اتباع کی عملی شکل ہے اس سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

سوال نمبر7: قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ بیان کیجئے؟

جواب: حفاظتِ قرآن حکیم: قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف نازل کردہ آخری کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نے لیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ (الحجر: 9) ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔

قرآنِ مجید کی اس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں واقعتاً قرآنِ مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہی فرمارہی ہے کیونکہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود قرآن کے الفاظ، زیر، زبر اور شد و مد میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا ہے۔

حفظ و تلاوت:

نبی کریم ﷺ پر قرآنِ مجید ایک بار اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً تئیس سال کے عرصہ میں نازل ہوا اور آپ ﷺ تھوڑا تھوڑا حفظ کرتے جاتے اور صحابہ کرامؓ سے لکھواتے بھی جاتے اور یہ بھی ساتھ فرمادیتے تھے کہ اس آیت کو کس سورت کی کس آیت کے آگے لکھنا اور پھر ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ بھی حفظ کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بے شمار صحابیات کو بھی مکمل قرآنِ مجید حفظ تھا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قرآن کریم کو محفوظ کرانا:

آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کرادیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں قرآنی نسخہ جات کی تیاری:

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 3
(Reduced Syllabus)
اسلامیات (لازمی) کلاس نہم پارٹ-I

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ | کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر 1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کافروں کی ______ کاٹ دے۔

الف۔ جڑ　ب۔ گردنیں　ج۔ ٹانگیں　د۔ خاندان

(ii) أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کا مطلب کیا ہے۔

الف۔ منافقین کی کہانیاں　ب۔ کفار کی کہانیاں　ج۔ عربوں کی کہانیاں　د۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں

(iii) اللہ سے محبت ______ کا تقاضا ہے۔

الف۔ احسان　ب۔ عقل　ج۔ ایمان　د۔ علم

(iv) "رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں" درج شدہ عبارت کیا ہے۔

الف۔ قول حضرت　ب۔ قول اقبالؒ　ج۔ حدیث　د۔ قرآنی آیت

(v) مصارف زکوٰۃ میں غارمین سے کیا مراد ہے۔

الف۔ قیدی　ب۔ غریب　ج۔ مسافر　د۔ قرض دار

(vi) قرآن پاک میں کتنے مصارف زکوٰۃ بیان ہوئے ہیں۔

الف۔ 9　ب۔ 10　ج۔ 8　د۔ 7

(vii) عَدُوِّيْ کا کیا مطلب ہے؟

الف۔ تمھارا دشمن　ب۔ ہمارا دشمن　ج۔ میرا دشمن　د۔ ان کا دشمن

(viii) مکمل کریں: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ -------

الف۔ النساء　　ب۔ الرجال　　ج۔ مسلم　　د۔ الناس

(ix) حدیث کے مطابق بہترین انسان وہ ہے جو بہترین ____ رکھتا ہے۔

الف۔ اخلاق　　ب۔ لباس　　ج۔ مکان　　د۔ خاندان

(x) رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کا ترجمہ ہے۔ اے اللہ! ________

الف۔ میرے علم میں اضافہ کر　　ب۔ میری دولت میں اضافہ کر

ج۔ میری زندگی میں اضافہ کر　　د۔ میری نیکیوں میں اضافہ کر

وقت: 2:15 گھنٹے　　کُل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوئم کے تمام اور حصہ سوئم میں سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

(i) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

(ii) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۔

(iii) وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ۔

(iv) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(v) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔

ii۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 =10)

(i) سورۃ الانفال میں فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کیے گئے ہیں۔

(ii) کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

(iv) اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کیلئے کس کس خصوصی انعام واحسان کا ذکر فرمایا؟

(v) کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا؟

(vi) غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردعمل کیا تھا؟

(vii) حُبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مراد ہے؟

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر 5: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کریں؟

سوال نمبر 6: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

سوال نمبر 7: اللہ تعالیٰ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 3
(Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10)

(v) د	(iv) ج	(iii) ج	(ii) د	(i) الف
(x) الف	(ix) الف	(viii) ج	(vii) ج	(vi) ج

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3×3 = 9)

جواب: (i) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

(ii) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۔

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکیں، سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب)

(iii) وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۔

ترجمہ: اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔

(iv) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔

ترجمہ: مومنو جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

(v) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۔

ترجمہ: اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ ۔

جواب: ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

تشریح: اطاعت رسول ﷺ:

اللہ نے انسان کی فطرت کے اندر نیکی اور بدی دونوں کا شعور رکھا گیا ہے۔ اس لئے اسے چاہیے کہ وہ ارادے و اختیار کے باوجود برائی یا گناہ کے کاموں سے دور رہے۔ اور دوسرا یہ کہ اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو اللہ کے رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق گزارے اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو گویا وہ ایمان کی لذت سے ناواقف ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس حدیث مبارکہ میں اطاعت رسول ﷺ کا پیغام ہے اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے "جس نے میرے نبی ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا میری اطاعت کی"۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا ہماری زندگی سے یہ تعلق کہ ہم ہر وہ عمل بجا لائیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا ہے تاکہ ہمارا ایمان مکمل ہو سکے اور ہماری دینی اور دنیاوی زندگی بہتر سے بہتر گزر سکے۔

ii۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

جواب: ترجمہ: جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کے لئے بغض رکھا اور اللہ کی رضا کے لئے عطا کیا اور اللہ کے لئے روکا، تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں تکمیل ایمان کے چار اصول بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے۔

۲۔ کسی سے بغض رکھے تو محض اللہ کے لئے

۳۔ انسان کسی کو کچھ عطا کرے تو اللہ کے لئے۔

حضور ﷺ نے اس حدیث میں ان چاروں اعمال کو ایمان کی تکمیل قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ انسان سے بے حد محبت رکھتا ہے لہٰذا انسان کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی محبتوں اور الفتوں کا مرکز اللہ کی ذات ہی کو رکھے۔ دنیا میں جس سے محبت رکھے محض اللہ کی رضا کے لیے۔ اس کے علاوہ اول تو کسی سے بغض نہ رکھے اور اگر کسی سے بغض ہو بھی تو اس کی بنیاد محض یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتا ہے، لہٰذا جب کسی سرکش و ظالم کو اللہ پسند نہیں کرتا تو ہم کیوں کریں۔ اس کے علاوہ اگر کسی کو کچھ عطا کریں تو اس کی بنیاد بھی ریاکاری یا دنیاوی غرض نہ ہو بلکہ اللہ کی رضا ہو اور اگر کسی سے ہاتھ روکیں تو محض اس لئے کہ اس سے اللہ نے ہاتھ روکنے کا حکم دیا ہے۔

عملی زندگی سے تعلق: ہمیں عام زندگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دوسروں کی مدد کرنی چاہیئے اور اگر کسی سے بغض ہو بھی تو اس کی وجہ بھی یہ ہو کہ اسکے کاموں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ $(5 \times 2 = 10)$

(i) سورۃ الانفال میں فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

جواب: فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب:

فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب قرآن یہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اس کے رسولوں اور انبیاء کو جھٹلاتے تھے۔ گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ وہ اپنی قوم کے لڑکوں کو قتل کر کے ظلم کیا کرتے تھے۔

(ii) کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

جواب: کفار کو تنبیہ:

اللہ تعالیٰ نے کفار کو جو تنبیہ کی کہ اے کافرو اگر محمد ﷺ پر فتح چاہتے ہو یعنی اگر تم ان کے ساتھ مل کر دیگر اقوام پر فتح چاہتے ہو تو وہ آچکے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ تم محمد ﷺ پر غالب نہیں آسکو گے اس لئے تم اپنے برے ارادوں اور افعال سے باز آجاؤ اور یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم باز نہیں آؤ گے تو پھر تمہارے لئے عذاب ہے تمہاری کتنی ہی زیادہ تعداد کیوں نہ ہو وہ تمہارے کام نہ آسکے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔

(iii) سورۃ الانفال کی آیات میں شَرَّ الدَّوَآبِّ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شَرَّ الدَّوَآبِّ سے مراد ہے بدترین جانور یعنی اہل مکہ میں سے کافر اور منافق جانوروں سے بدتر ہیں کیونکہ جانور تو عقل و فہم و فراست ہی نہیں رکھتے جبکہ یہ لوگ فہم و فراست رکھنے کے باوجود راہ راست کا انکار کرتے ہیں اور جان بوجھ کر اس کا انکار کرتے ہیں۔

(iv) اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کیلئے کس کس خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا؟

جواب: انعامات و احسانات:

غزوہ بدر کے دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بے شمار احسانات فرمائے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) جب دونوں جماعتوں کے درمیان مقابلہ ہوا تو تمہیں فتح سے ہمکنار کیا۔

(۲) کفار کی نظر میں تمہیں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ وہ بھاگ نہ جائیں۔

(۳) تمہاری نظر میں بھی کفار کو تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ تم ہمت نہ ہار جاؤ۔

(v) کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا
(۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا
(۳) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔
(۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔
(۵) ہمت نہ ہارنا۔
(۶) پیٹھ نہ پھیرنا۔

(vi) غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردعمل کیا تھا؟

جواب: غزوہ بدر میں شیطان کا ردعمل:

شیطان نے کفار مکہ کو جنگ بدر میں یہ کہا کہ آج کے دن میں تمہارے ساتھ ہوں اس لئے آج تمہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جب دونوں فوجیں یعنی حق و باطل آمنے سامنے ہوئے تو شیطان نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوتے دیکھے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ سکتے اس لئے مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر لگ رہا ہے اور میدانِ جنگ سے بھاگ گیا۔

(vii) حُبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مراد ہے؟

جواب: حُبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

حُبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے لیکن محبت محض ظاہری اور رسمی مطلوب نہیں بلکہ ایسی محبت مطلوب ہے جو باقی کی تمام محبتوں پر غالب آجائے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: تم میں سے اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے اپنے والدین، اپنی اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر 5: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: قرآن مجید کا مختصر تعارف:

قرآن کا لفظ "قرأۃ" سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے پڑھنا لہٰذا قرآن کا لغوی معنی یہ ہوا کہ وہ کتاب جو بار بار پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک قرآن کا معنی ملانا اور جمع کرنا بھی ہے جس کا مفہوم یہ ہوا کہ قرآن مجید اپنے اندر بہت سے علوم و فنون جمع کیے ہوئے ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں قرآن مجید سے مراد ایسی کتاب ہے جو نبی کریم پر نازل کی گئی ہے اور نماز میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

زمانہ نزول:

قرآن مجید کے نزول کا آغاز مکہ کی مشہور غار "حرا" سے ہوا سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات رمضان المبارک میں نازل ہوئیں اس کے بعد یہ سلسلہ تقریباً تئیس

محفوظ کتاب: قرآنِ مجید سابقہ کتب سماویہ کی تصدیق والی کتاب ہے اور ان کی تعلیمات کی محافظ اور نگہبان بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پچھلی امتوں کے لیے بھی انبیاء مبعوث فرمائے تھے اور ان میں سے بعض پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں۔ لیکن ان انبیاء کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ۔ (المائدہ: 48)

ترجمہ: اور تمھاری طرف ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے۔ یہ حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتابیں آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيْمِنٌ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انھیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سر نو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر6: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے قرآنی وعید:

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

سوال نمبر7: اللہ تعالیٰ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے محبت:

اللہ تعالیٰ کی محبت سے مراد ہے کہ اس کے احکام کو دل سے تسلیم کیا جائے۔ اسی لیے فرمایا ہے کہ:

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ۔ (البقرہ: 165)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لے آئے وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔

تکمیلِ ایمان:

ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 4
(Reduced Syllabus)
اسلامیات (لازمی) کلاس نہم پارٹ-I

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ — کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر 1: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) سورۃ انفال میں کس غزوہ کا ذکر کیا گیا ہے؟
(الف) بدر (ب) احد (ج) تبوک (د) موتہ

(ii) انفال کے کیا معنی ہیں؟
(الف) مال و دولت (ب) مال غنیمت (ج) سامانِ جنگ (د) لوٹا ہوا مال

(iii) اِسْتَجِيبُوْا سے کیا مراد ہے؟
(الف) ڈٹ کر مقابلہ کرو (ب) پکار کا جواب دو (ج) درخواست کرو (د) دعا مانگو

(iv) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اے ـــــــــ
(الف) لوگو (ب) ایمان والو (ج) کافرو (د) مسلمانو

(v) حدیث نبوی کے مطابق سب سے بہترین عمل کیا ہے؟
(الف) نماز ادا کرنا (ب) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا (ج) [illegible] (د) جہاد کرنا

(vi) علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر ـــــــــ ہے۔
(الف) فرض (ب) واجب (ج) ممنوع (د) ضروری

(vii) جس نے مجھ ایک مرتبہ ـــــــــ بھیجا اللہ نے اس کے لئے عافیت کا دروازہ کھول دیا۔

(viii) سورۃ التوبۃ میں زکوٰۃ کے کتنے مصارف بیان ہوئے ہیں؟

(الف) 5 (ب) 8 (ج) 10 (د) 11

(ix) "رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں" درج شدہ عبارت کیا ہے؟

(الف) قرآنی آیت (ب) ایک حدیث

(ج) قول اقبالؒ (د) قول حضرت ابوبکر صدیقؓ

(x) رقاب الناس کا مطلب کیا ہے؟

(الف) لوگوں کی گردنیں (ب) لوگوں کے پاؤں

(ج) لوگوں کے گھوڑے (د) لوگوں کے جانور

وقت: 2:15 گھنٹے — کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوئم کے تمام اور حصہ سوئم میں سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

حصہ دوم (کل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

(i) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

(ii) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

(iii) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔

(iv) وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔

(v) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا۔

ii۔ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 = 10)

(i) قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیں۔

(ii) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

(iii) سورۃ الانفال کی آیات میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

(iv) سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کئے گئے ہیں؟

(v) مصارف زکوٰۃ کے صرف نام تحریر کریں؟

(vi) حدیث میں " المرتشی " سے کیا مراد ہے؟

(vii) زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجئے؟

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر5: قرآن مجید کا تعارف کرواتے ہوئے اس کی حفاظت پر نوٹ لکھیے۔

سوال نمبر6: رسول ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟ عقلی و نقلی دلائل سے جواب کو مزین کریں۔

سوال نمبر7: زکوٰۃ کی اہمیت پر نوٹ لکھیے نیز زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام کیا ہے؟

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 4
(Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10)

(i) الف	(ii) ب	(iii) ب	(iv) ب	(v) ج
(vi) الف	(vii) الف	(viii) ب	(ix) ب	(x) الف

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

(i) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

جواب: ترجمہ: "بے شک مومن تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس (اللہ) کی آیات کی

(ii) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ۔

جواب: ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی امانتوں میں خیانت نہ کرو اور تم جانتے ہو۔"

(iii) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔

جواب: "یہ (سزا) اس لیے دی گئی ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے"

(iv) وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔

جواب: "اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج"۔

(v) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

جواب: مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i- لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا۔

جواب: ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

تشریح: مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان تعلق اور سلوک کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

چھوٹوں پر رحم:

زمانہ جاہلیت میں بچوں پر ظلم کیا جاتا تھا۔ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے بچوں اور بچیوں دونوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے نبی پاک نے فرمایا کہ جس گھر میں کسی یتیم بچے کی پرورش کی جا رہی ہے تو وہ گھر سب سے اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" بچے اللہ تعالیٰ کے باغ کے پھول ہیں" کیونکہ سوچ اور فکر کے لحاظ سے بچے ناپختہ ہوتے ہیں اور اکثر اوقات ان سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں بڑوں کو چاہیے کہ انہیں پیار و محبت سے سمجھائیں انہیں نبی پاک کے پیار و محبت کی تعلیم دیں اور اچھے اچھے کاموں کی طرف راغب کریں اور ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر کریں۔

بڑوں کا احترام:

اسلام میں بزرگوں کا احترام اور ادب کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم بار بار آیا ہے اس لیے چھوٹوں کو چاہیے کہ بڑوں کی باتوں کو مانیں، ان کی رائے کو ترجیح دیں بشرطیکہ قرآن و سنت کے خلاف نہ ہو، راستے میں آتے جاتے بزرگوں کو سلام کریں، مجلس اور محفل وغیرہ میں بزرگوں کے لیے جگہ بنائیں، عمر رسیدہ شخص کا مقام اللہ تعالیٰ کے حضور بہت بڑھ جاتا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان کا ادب و احترام کریں بالخصوص والدین، دادا، دادی، نانا، نانی اور اساتذہ کرام کا ادب و احترام تو اور بھی زیادہ ہے۔

عملی زندگی سے تعلق: مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم اپنے چھوٹوں پر رحم کریں اور بڑوں کا ادب و احترام کریں تاکہ ہم نبی کریم ﷺ کی

ii۔ اَلرَّاشِیُ وَالْمُرْتَشِیُ کِلَاھُمَا فِی النَّارِ۔

جواب: ترجمہ: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

تشریح: رشوت کے معاشرے پر اثرات:

رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہو جاتا ہے۔ جب معاشرے میں عدل و انصاف ختم ہو جائے۔

رشوت کے خاتمے کے لیے اسلام کے اقدامات:

جبکہ اسلام ایک ایسا صالح اور عادلانہ معاشرہ چاہتا ہے جس میں انسانوں کے حقوق بغیر کسی رکاوٹ کے انھیں ملتے رہیں کوئی امیر ہو یا غریب، ادنیٰ ہو یا اعلیٰ سب کے لئے حقوق کی فراہمی میں اسلام نے یکساں سلوک کرنے کا درس دیا ہے کہ جو انسان جس قدر قابلیت اور اہلیت کا حامل ہو اس کے مطابق اُسے مرتبہ و مقام ملنا چاہیے اس کے علاوہ اگر کسی کو مرتبہ ملتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی حدیث کے مطابق وہ ناجائز اور حرام ہے اور اس سے کمائی ہوئی دولت رشوت کے زمرے میں آئے گی تو ایسا شخص جس کو رشوت دے کر اس مرتبے پر آیا تو وہ دونوں جہنمی ہیں ایسے رشوت والے عمل سے معاشرے میں بہت زیادہ تباہی اور خرابی آرہی ہوتی ہے جس وجہ سے اسلام نے ایسے اعمال سے سختی سے روکا ہے۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم رشوت سے برے عمل سے بچیں تاکہ معاشرہ تمام اور خرابیوں سے بچ سکے اور ہم بہتر زندگی گزار سکیں۔

فائدے:

۱۔ حلال مال میں برکت ہوتی ہے اور حرام مال بے برکتی کا سبب ہے۔

۲۔ رشوت گناہ کبیرہ اور رحمت الٰہی سے دوری کا سبب ہے۔

۳۔ رشوت کا لین دین معاشرہ میں بد دیانتی اور ظلم کا سبب ہے۔

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ $(5 \times 2 = 10)$

(i) قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیں۔

جواب: قرآن مجید کا تعارف:

قرآن کا لفظ "قرأۃ" سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے پڑھنا لہٰذا قرآن کا لغوی معنی یہ ہوا کہ وہ کتاب جو بار بار پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک قرآن کا معنی ملانا اور جمع کرنا بھی ہے جس کا مفہوم یہ ہوا کہ قرآن مجید اپنے اندر بہت سے علوم و فنون جمع کیے ہوئے ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں قرآن مجید سے مراد ایسی کتاب ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی ہے اور نماز میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(ii) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے قرآنی وعید:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا
مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: " اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

(iii) سورۃ الانفال کی آیات میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ سے خیانت:

سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ سے خیانت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کیے گئے فرائض و احکام کو ادا کرنے میں کوتاہی کی جائے یا ان میں کمی بیشی کی جائے۔

رسول ﷺ سے خیانت:

رسول ﷺ سے خیانت سے مراد ہے کہ آپ ﷺ کے آداب کا خیال نہ رکھا جائے، سنت رسول ﷺ کی پاسداری نہ کی جائے اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے احکامات کو ادا کرنے میں کوتاہی کی جائے۔

آپس میں خیانت:

آپس کے معاملات میں دوسروں کے حقوق ادا نہ کرنا ہے۔ اس میں تمام ذمہ داریاں آجاتی ہیں جو کسی پر اعتماد کرتے ہوئے اس کو سونپی جاتی ہیں۔ اس میں انفرادی اور اجتماعی تمام ذمہ داریاں شامل ہیں۔

(iv) سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: سورۃ الانفال میں تقویٰ کے درج ذیل انعامات بیان فرمائے گئے ہیں۔

(۱) ان کے دل و دماغ میں ایسی بصیرت پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہ اچھی بری چیز کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں۔

(۲) ان کی کوتاہیاں مٹادی جاتی ہیں۔

(۳) ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(v) مصارف زکوٰۃ کے صرف نام تحریر کریں؟

جواب: مصارف زکوٰۃ:

(۱) فقراء	(۲) مساکین
(۳) عاملین (زکوٰۃ کے محکمہ کے ملازمین)	(۴) تالیفِ قلب
(۵) رقاب	(۶) غارمین (قرض دار)

(vi) حدیث میں "المرتشی" سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث مبارک میں لفظ "المرتشی" سے مراد ہے رشوت لینے والا۔ جبکہ عام معاشرے میں اور عام طور پر رشوت لینے والے کو راشی کہا جاتا ہے جو کہ غلط ہے اگرچہ حکم دونوں کا ایک ہے کہ دونوں جہنمی ہیں اور دونوں ہی معاشرے میں خرابی کا باعث بھی ہیں مگر معنی میں فرق ہے اور وہ فرق یہی ہے کہ "راشی" رشوت دینے والا ہے اور "المرتشی" رشوت لینے والے کو کہا جاتا ہے۔

(vii) زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجئے؟

جواب: زکوٰۃ کا مفہوم: زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشو و نما پانا اور بڑھنا یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت: زکوٰۃ ایک صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

"أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ" ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"

حصہ سوم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر 5: قرآن مجید کا تعارف کرواتے ہوئے اس کی حفاظت پر نوٹ لکھیے۔

جواب: قرآن مجید کا تعارف:

قرآن کا لفظ "قرأ" سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے پڑھنا لہٰذا قرآن کا لغوی معنی یہ ہوا کہ وہ کتاب جو بار بار پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک قرآن کا معنی ملانا اور جمع کرنا بھی ہے جس کا مفہوم یہ ہوا کہ قرآن مجید اپنے اندر بہت سے علوم و فنون جمع کیے ہوئے ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں قرآن مجید سے مراد ایسی کتاب ہے جو نبی کریم پر نازل کی گئی ہے اور نماز میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

زمانہ نزول:

قرآن مجید کے نزول کا آغاز مکہ کی مشہور غار "حرا" سے ہوا سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات رمضان المبارک میں نازل ہوئیں اس کے بعد یہ سلسلہ تقریباً تئیس سال تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذہنی رہنمائی اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے قرآن مجید اتارا گویا کہ قرآن مجید قیامت تک انسانیت کی مکمل رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

محفوظ کتاب: قرآن مجید سابقہ کتب سماویہ کی تصدیق والی کتاب ہے اور ان کی تعلیمات کی محافظ اور نگہبان بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پچھلی امتوں کے لیے بھی انبیاء مبعوث فرمائے تھے اور ان میں سے بعض پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں۔ لیکن ان انبیاء کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ۔ (المائدہ: 48)

ترجمہ: اور تمہاری طرف ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے۔ یہ حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتابیں آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيْمِن کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انھیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سر نو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جاسکتا ہے۔

حفاظتِ قرآن مجید:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف نازل کردہ آخری کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نے لیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (الحجر: 9)

ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں واقعتاً قرآن مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہی فرما رہی ہے کیونکہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود قرآن کے الفاظ زیر و زبر اور شد و مد میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا ہے۔

حفاظتِ قرآن کے مراحل / ادوار:

دورِ نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ پر قرآن مجید ایک بار اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ قریباً تئیس سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ جونہی کچھ آیات نازل ہوتیں آپ ﷺ کاتبِ وحی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرماتے کہ انھیں کون سی سورت میں کن آیات کے ساتھ رکھا جائے۔ مسجد نبوی میں ایک مقام متعین تھا جہاں وہ عبارت رکھ دی جاتی۔ صحابہ کرامؓ اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے۔ مختلف اوقات خصوصاً پانچوں نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ اس طرح جوں جوں قرآن مجید نازل ہوتا گیا، لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا رہا۔ اس عمل میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ خواتین بھی شامل رہیں۔ حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر امہات المومنینؓ اہل بیتؓ، صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرامؓ نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کرلی تھیں۔

دورِ صدیقیؓ:

آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کرا دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

دورِ عثمانیؓ:

حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ بھجوا دیا۔ اس طرح قرآن مجید مکمل محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد ہر دور میں لاکھوں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

سوال نمبر6: رسول ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟ عقلی و نقلی دلائل سے جواب کو مزین کریں۔

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت:

اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جاسکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے۔

یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہو گا اللہ تعالیٰ کا اکرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا ہے۔

ارشاد ہوا۔ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ (آل عمران: 31)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اسوۂ رسول ﷺ:

محبت الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضرور ہوتا ہے ورنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے اس لئے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (النساء: 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں۔

اطاعت اتباع کی عملی شکل ہے اس سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

سوال نمبر7: زکوٰۃ کی اہمیت پر نوٹ لکھیے نیز زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام کیا ہے؟

جواب: <u>زکوٰۃ کی اہمیت:</u>

زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں تو آپ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

"اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا کا جذبہ غالب آ جاتا ہے غریبوں سے ہمدردی ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا انجام:

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن میں سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے۔

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (سورۃ التوبہ)

ترجمہ: "جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 5
(Reduced Syllabus)
اسلامیات (لازمی) کلاس نہم پارٹ-I

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ — کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیئے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر1: دیئے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جز کا ایک نمبر ہے۔

(i) "اَنْفَال" کے کیا معنی ہیں؟

الف۔ فتح و نصرت — ب۔ مال تجارت — ج۔ گھر کا سامان — د۔ مال غنیمت

(ii) "وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ" یہ آیت کس سورت سے لی گئی ہے؟

الف۔ سورۃ الانفال — ب۔ سورۃ الاحزاب — ج۔ سورۃ البقرہ — د۔ سورۃ الممتحنہ

(iii) سورۃ الانفال میں کل کتنی آیات ہیں؟

الف۔ تہتر — ب۔ پچھتر — ج۔ تیرہ — د۔ ستر

(iv) "یوم الفرقان" کس غزوہ کو کہا گیا ہے؟

الف۔ غزوہ احد — ب۔ غزوہ بدر — ج۔ غزوہ خندق — د۔ غزوہ خیبر

(v) زکوٰۃ کے لغوی / لفظی معنی ہیں ______۔

الف۔ دھوکہ دینا — ب۔ لوگوں سے محبت کرنا — ج۔ خیرات دینا — د۔ پاک ہونا

(vi) علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر ______ ہے۔

(الف) فرض — (ب) واجب — (ج) ممنوع — (د) ضروری

(vii) جس نے مجھ ایک مرتبہ ______ بھیجا اللہ نے اس کے لیے عافیت کا دروازہ کھول دیا۔

(viii) سورۃ التوبۃ میں زکوٰۃ کے کتنے مصارف بیان ہوئے ہیں؟

(الف) 5 (ب) 8 (ج) 10 (د) 11

(ix) "رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں" درج شدہ عبارت کیا ہے؟

(الف) قرآنی آیت (ب) ایک حدیث

(ج) قول اقبال (د) قول حضرت ابوبکر صدیقؓ

(x) رقاب الناس کا مطلب کیا ہے؟

(الف) لوگوں کی گردنیں (ب) لوگوں کے پاؤں

(ج) لوگوں کے گھوڑے (د) لوگوں کے جانور

وقت: 2:15 گھنٹے کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم کے تمام اور حصہ سوم میں سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

حصہ دوم (کل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

(i) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ۔

(ii) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔

(iii) وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔

(iv) یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ۔

(v) وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ۔

ii۔ اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 = 10)

ii. کفار کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب کیوں نازل نہ کیا؟

iii. ایمان کی تکمیل کس طرح ہو سکتی ہے؟ حدیث کے حوالے سے لکھیں۔

iv. شریعت میں زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ مختصراً بیان کریں۔

v. قرآن کریم کی روشنی میں ختم نبوت کا مفہوم بیان کریں۔

vi. سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟

vii. کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہل ایمان کو کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر5: تدوین و حفاظت قرآن پر تفصیلاً نوٹ لکھیے۔

سوال نمبر6: زکوٰۃ کا مفہوم بیان کریں۔ نیز بتایئے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا وعید سنائی ہے؟

سوال نمبر7: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 5
(Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10)

(i) د	(ii) الف	(iii) ب	(iv) ب	(v) د
(vi) الف	(vii) الف	(viii) ب	(ix) ب	(x) الف

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

[illegible]

(ii) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

(iii) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

(iv) يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ۔

ترجمہ: وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

(v) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

ترجمہ: "اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو کیونکہ (ایسا کرنے سے) تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔

ii۔ إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

جواب:

i۔ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔

ترجمہ: جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

تشریح: برائی کا ساتھ دینے کی ممانعت:

اس حدیث مبارکہ میں اسلامی بھائی چارے اور حلم و بردباری کے ساتھ ساتھ معاشرے کی ایک بہت بڑی تباہی کی نشاندہی کی گئی ہے یعنی اگر کوئی شخص اگر کسی ناجائز معاملے میں کسی اپنے آدمی، عزیز یا رشتے دار یا اپنی قوم کی بلاوجہ حمایت کرے گا تو وہ حقیقت میں اپنے آپ کو بھی اور اپنی قوم کو بھی تباہی اور بربادی کے راستے پر لائے گا یعنی خود بھی تباہ و برباد ہوگا اور قوم کو بھی تباہ و برباد کرے گا۔ اس تباہی و بربادی سے بچنے کے لیے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ہم بلا تفریق ایک دوسرے کا ساتھ دیں اور برائی کے کاموں میں چاہے [illegible] اس کو روکیں چاہے اسے یہ بات بری ہی کیوں نہ لگے۔

عملی زندگی سے تعلق:

ii. إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

ترجمہ: بے شک مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اُن میں اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہو۔

تشریح: حسن اخلاق:

انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی صاف پیش نہیں کرتا جتنا اس کا اخلاق۔ جب ایک انسان دوسرے سے معاملات کے دوران حسن خلق سے پیش آتا ہے۔ تو اس کی شخصیت کا ظاہر اور باطن مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا حسن اخلاق:

حضور اکرم ﷺ نے دعوت حق کے دوران عام طور پر تمام عمر اور عملی زندگی میں خاص طور پر صرف حسن خلق ہی کے ہتھیار سے اپنے بڑے سے بڑے دشمن کو زیر کیا۔ ویسے تو حسن خلق کو نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کو اپنانا چاہیے۔ مگر مسلمانوں کے لئے تو حضور اکرم ﷺ نے حسن خلق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔ اگر یہ عمل اور رویہ اچھا ہے اور شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے تو اسے حسن اخلاق کہا جائے گا اور یہ عمل اور رویہ اچھا نہیں تو اس کو برا اخلاق کہا جائے گا۔

عملی زندگی سے تعلق:

اس حدیث مبارکہ کی ہماری عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم اپنے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنائیں اور مکمل ایماندار بن سکیں۔

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 =10)

i. حضور ﷺ نے قرآن کریم کو کیسے محفوظ کیا؟ مختصراً وضاحت کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ پر قرآن مجید ایک بار اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً تئیس سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ جو نہی کچھ آیات نازل ہوتیں آپ ﷺ کاتب وحی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرماتے کہ انھیں کون سی سورت میں کن آیات کے ساتھ رکھا جائے۔ مسجد نبوی میں ایک مقام متعین تھا جہاں وہ عبارت رکھ دی جاتی۔ صحابہ کرامؓ اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے۔ مختلف اوقات خصوصاً پانچوں نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے اور اس کو سمجھتے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ اس طرح جوں جوں قرآن مجید نازل ہوتا گیا، لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا رہا۔ اس عمل میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ خواتین بھی شامل رہیں۔ حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر امہات المومنینؓ اہل بیتؓ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرامؓ نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

ii. کفار کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب کیوں نازل نہ کیا؟

جواب: کفار نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا تھا کہ اے اللہ اگر حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اور آپ ﷺ کی تعلیمات حق پر مبنی ہیں تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا اس کے علاوہ کوئی اور عذاب نازل کر دے۔ کفار کی طرف سے یہ مطالبہ اور اللہ کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر اس طرح کا کوئی عذاب مسلط نہ کیا۔

کفار پر عذاب نازل نہ کرنے کی وجوہات:

اللہ پاک نے اس سورہ مبارکہ میں دو وجوہات بیان فرمائیں۔

iii. ایمان کی تکمیل کس طرح ہو سکتی ہے؟ حدیث کے حوالے سے لکھیں۔

جواب: حدیث: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

ترجمہ: جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے بغض رکھا اور اللہ کی رضا کے لیے عطا کیا اور اللہ کے لیے روکا، تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

اس حدیث مبارکہ میں تکمیل ایمان کے چار اصول بیان کیے گئے ہیں۔

۱۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے۔

۲۔ کسی سے بغض رکھے تو محض اللہ کے لیے

۳۔ انسان کسی کو کچھ عطا کرے تو اللہ کے لیے۔

۴۔ اور کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روک لے تو وہ بھی محض اللہ کے لیے۔

حضور ﷺ نے اس حدیث میں ان چاروں اعمال کو ایمان کی تکمیل قرار دیا ہے۔

iv. شریعت میں زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ مختصراً بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد مال کا وہ حصہ ہے جو صاحب نصاب مسلمان اپنے مال سے ایک مخصوص شرح کے حساب سے سالانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

v. قرآن کریم کی روشنی میں ختم نبوت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: قرآن کریم کی روشنی میں ختم نبوت:

حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لیے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی کہ ارشاد ہوا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ: 3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

vi. سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟

جواب: غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ کے انعامات:

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسایا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔ جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں، میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑا دو

vii. کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہلِ ایمان کو کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے درج باتوں کا حکم دیا۔

(۱) ثابت قدم رہنا
(۲) اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا
(۳) اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا
(۴) آپس میں جھگڑا نہ کرنا
(۵) ہمت نہ ہارنا
(۶) پیٹھ نہ پھیرنا

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر5: تدوین و حفاظت قرآن پر تفصیلاً نوٹ لکھیے۔

جواب: تدوین و حفاظت قرآن:

حفاظتِ قرآن، قرآن مجید میں:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف نازل کردہ آخری کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نے لیا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔ "بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔"

قرآن مجید کی اس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں واقعتاً قرآن مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہی فرما رہی ہے کیونکہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود قرآن کے الفاظ زیر و زبر اور شد و مد میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا ہے۔

حفاظتِ قرآن کے مراحل / ادوار:

دورِ نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ پر قرآن مجید ایک بار اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً تئیس سال کے عرصہ میں نازل ہوا اور آپ ﷺ تھوڑا تھوڑا حفظ کرتے جاتے اور صحابہ کرامؓ سے لکھواتے بھی جاتے اور یہ بھی ساتھ فرما دیتے تھے کہ اس آیت کو کس سورت کی کس آیت کے آگے لکھنا اور پھر ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ بھی حفظ کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بے شمار صحابیات کو بھی مکمل قرآن مجید حفظ تھا۔

دورِ صدیقیؓ:

آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کرا دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

دورِ عثمانیؓ:

حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ بھجوا دیا۔ اس طرح قرآن مجید مکمل محفوظ

سوال نمبر [illegible]: زکوٰۃ کا مفہوم بیان کریں۔ نیز بتائیے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: [illegible]

[illegible] کی وہ پاک [illegible]

[illegible] زکوٰۃ سے مراد مال کا وہ حصہ ہے جو صاحب نصاب مسلمان اپنے مال سے ایک مخصوص شرح کے حساب سے سالانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں [illegible]

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی وعید:

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن میں سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (سورۃ التوبہ)

ترجمہ: "جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

سوال نمبر 7: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت: اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جاسکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے۔

یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا ہے۔ ارشاد ہوا۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (آل عمران: 31)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اسوۂ رسول ﷺ:

محبت الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضرور ہوتا ہے ورنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے اس لئے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (النساء: 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 6
(Reduced Syllabus)
اسلامیات (لازمی) کلاس نہم پارٹ-I

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ — کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچہ پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر1: دیئے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) اٰوَوْا کا معنی ہے۔
(الف) انہوں نے جگہ دی (ب) انہوں نے مکان دیا
(ج) انہوں نے مال دیا (د) ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں

(ii) علم کے معنی ہیں۔
(الف) پہچان (ب) جاننا (ج) طلب کرنا (د) مانگنا

(iii) الْاَنْفَالِ کا معنی ہے۔
(الف) خیرات (ب) زکوٰۃ (ج) مال غنیمت (د) صدقات

(iv) اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو ــــــــــ کیا۔
(الف) مبعوث کیا (ب) پیدا کیا (ج) رزق دیا (د) زندہ کیا

(v) اللہ کا کلام جب کفار کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے
(الف) سن لیا (ب) نہیں سنا (ج) پڑھ لیا (د) نہیں پڑھا

(vi) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے.... رہو۔
(الف) مرتے (ب) ڈرتے (ج) سوتے (د) جاگتے

(viii) اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے ـــــــ ضائع نہ کرو۔

(الف) اعمال (ب) خیال (ج) افکار (د) عادات

(ix) رِبَاطِ الْخَيْلِ کا معنی ہے۔

(الف) نکلی ہوئی تلوار (ب) تیار فوج (ج) بندھے ہوئے گھوڑے (د) بندھے ہوئے اونٹ

(x) محبت الٰہی اور رسول ﷺ کی ـــــــ ی کا نام ہے۔

(الف) بندگی (ب) محبت (ج) الفت (د) پیروی

وقت: 2:15 گھنٹے | کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم کے تمام اور حصہ سوم میں سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

حصہ دوم (کل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

(i) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

(ii) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

(iii) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔

(iv) وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔

(v) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا۔

ii۔ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 = 10)

(i) حفاظتِ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

(ii) [illegible] کون لوگ تھے؟

(iv) سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کیے گئے ہیں؟

(v) وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

(vi) کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیوں نہ کیا؟

(vii) سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر 5: قرآن مجید کا تعارف اور فضیلت بیان کیجیے۔

سوال نمبر 6: زکوٰۃ کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔

سوال نمبر 7: قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 6
(Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10)

الف (i)	ب (ii)	ج (iii)	ب (iv)	الف (v)
ب (vi)	ب (vii)	الف (viii)	ج (ix)	د (x)

حصہ دوم (کُل نمبر 24)

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے کوئی سی تین آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔ (3 × 3 = 9)

(i) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

جواب: ترجمہ: "بے شک مومن تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس (اللہ) کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔"

(iii) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔

جواب: "یہ (سزا) اس لئے دی گئی ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے"

(iv) وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔

جواب: "اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج"۔

(v) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

جواب: مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے اس کا ہماری عملی زندگی سے تعلق واضح کیجیے۔ (5)

i۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔

جواب: ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

تشریح: مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان تعلق اور سلوک کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

چھوٹوں پر رحم:

زمانہ جاہلیت میں بچوں پر ظلم کیا جاتا تھا۔ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے بچوں اور بچیوں دونوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے نبی پاک نے فرمایا کہ جس گھر میں کسی یتیم بچے کی پرورش کی جاری ہے تو وہ گھر سب سے اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "بچے اللہ تعالیٰ کے باغ کے پھول ہیں" کیونکہ سوچ اور فکر کے لحاظ سے بچے نابالغ ہوتے ہیں اور اکثر اوقات ان سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں بڑوں کو چاہیے کہ انہیں پیار و محبت سے سمجھائیں انہیں نبی پاک کے پیار و محبت کی تعلیم دیں اور اچھے کاموں کی طرف راغب کریں اور ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر کریں۔

بڑوں کا احترام:

اسلام میں بزرگوں کا احترام اور ادب کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم بار بار آیا ہے اس لیے چھوٹوں کو چاہیے کہ بڑوں کی باتوں کو مانیں، ان کی رائے کو ترجیح دیں بشرطیکہ قرآن و سنت کے خلاف نہ ہو، راستے میں آتے جاتے بزرگوں کو سلام کریں، مجلس اور محفل وغیرہ میں بزرگوں کے لئے جگہ بنائیں، عمر رسیدہ شخص کا مقام اللہ تعالیٰ کے حضور بہت بڑھ جاتا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان کا ادب و احترام کریں بالخصوص والدین، دادا، دادی، نانا، نانی اور اساتذہ کرام کا ادب و احترام تو اور بھی زیادہ ہے۔

عملی زندگی سے تعلق: مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم اپنے چھوٹوں پر رحم کریں اور بڑوں کا ادب و احترام کریں تاکہ نبی کریم ﷺ کی وعید کے جو بھی معانی ہیں وہ ہم پر صادق نہ آئیں اور ہم مندرجہ بالا حدیث پر عمل کر کے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

ii. [illegible]

تشریح: رشوت کے معاشرے پر اثرات: رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہو جاتا ہے۔ جب معاشرے میں عدل و انصاف ختم ہو جائے۔

رشوت کے خاتمے کے لیے اسلام کے اقدامات:

جبکہ اسلام ایک ایسا صالح اور عادلانہ معاشرہ چاہتا ہے جس میں انسانوں کے حقوق بغیر کسی رکاوٹ کے انہیں ملتے رہیں کوئی امیر ہو یا غریب، ادنیٰ ہو یا اعلیٰ سب کے لئے حقوق کی فراہمی میں اسلام نے یکساں سلوک کرنے کا درس دیا ہے کہ جو انسان جس قدر قابلیت اور اہلیت کا حامل ہو اس کے مطابق اسے مرتبہ و مقام ملنا چاہیے اس کے علاوہ اگر کسی کو مرتبہ ملتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی حدیث کے مطابق وہ ناجائز اور حرام نے اور اس سے کمائی ہوئی دولت رشوت کے زمرے میں آئے گی تو ایسا شخص جس کو رشوت دے کر اس مرتبے پر آیا تو وہ دونوں جہنمی ہیں ایسے رشوت والے عمل سے معاشرے میں بہت زیادہ تباہی اور خرابی آرہی ہوتی ہے جس وجہ سے اسلام نے ایسے اعمال سے سختی سے روکا ہے۔

عملی زندگی سے تعلق:

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا عملی زندگی سے یہ تعلق ہے کہ ہم رشوت سے برے عمل سے بچیں تاکہ معاشرہ تمام اور خرابیوں سے بچ سکے اور ہم بہتر زندگی گزار سکیں۔

فائدے: ۱- حلال مال میں برکت ہوتی ہے اور حرام مال بے برکتی کا سبب ہے۔
۲- رشوت گناہ کبیرہ اور رحمت الٰہی سے دوری کا سبب ہے۔
۳- رشوت کا لین دین معاشرہ میں بددیانتی اور ظلم کا سبب ہے۔

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ (5 × 2 =10)

(i) حفاظتِ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

جواب: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

(ii) یہ مؤلفۃ القلوب کون لوگ ہیں؟

جواب: مؤلفۃ القلوب:

زکوٰۃ و عشر کا چوتھا مصرف مؤلفۃ القلوب ہیں یعنی وہ لوگ جن کی تالیف قلب مقصود ہے تالیف قلب کا مطلب ہے دل موہ لینا، مائل کرنا، مانوس کرنا۔ اس حکم خداوندی کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کے سخت مخالف ہیں اور مال دے کر ان کی مخالفت ختم کی جاسکتی ہے یا ایسے نادار کافر جن کی مالی امداد کر کے ان کو اسلام کی طرف مائل کیا جاسکتا ہے۔

(iii) وابن السبیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: وابن السبیل:

وابن سبیل سے وہ مسافر مراد ہے جس کا مال سفر میں ختم ہو گیا ہو، اور اس کے لئے سفر سے واپسی کے لئے قرض لینا بھی ممکن نہ ہو پس اس کو واپسی کا خرچ زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا۔

(iv) سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: تقویٰ کے انعامات:

(۱) ان کے دل و دماغ میں ایسی بصیرت پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہ اچھی بری چیز کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں۔

(۲) ان کی کوتاہیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

(۳) ان کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(v) وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ آپ کفار کے نرغے میں تھے اور وہ سب کے سب معاذ اللہ آپ کو قید کرنے، قتل کرنے یا ملک بدر کرنے کی سازشیں بنا رہے تھے ادھر وہ یہ ناپاک چال چل رہے تھے ادھر اللہ رب العزت آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی حکمت پر مبنی تدبیر کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو بچا کر محفوظ دامون مدینہ منورہ پہنچایا جائے، اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامیاب رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

(vi) کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیوں نہ کیا؟

جواب: کفار نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا تھا کہ اے اللہ اگر حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اور آپ ﷺ کی تعلیمات حق پر مبنی ہیں تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا اس کے علاوہ کوئی اور عذاب نازل کر دے کفار کی طرف سے یہ مطالبہ اور اللہ کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر اس طرح کا کوئی عذاب مسلط نہ کیا۔

کفار پر عذاب نازل نہ کرنے کی وجوہات: اللہ پاک نے اس سورہ مبارکہ میں دو وجوہات بیان فرمائیں۔

نمبر۱۔ اے نبی اللہ کی شان نہیں کہ آپ ﷺ قوم میں موجود ہوں اور اس قوم پر عذاب مسلط کر دیا جائے۔

نمبر۲۔ جس قوم میں اللہ سے توبہ استغفار کرنے والے موجود ہوں تو اللہ اس قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔

(vii) سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: مال غنیمت کی تقسیم:

سورۃ الانفال کی آیات میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مال غنیمت کے کل پانچ حصے کیے جائیں جن میں سے چار حصے مجاہدین کے ہوں گے اور پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا، قریبی رشتے داروں کا، یتیموں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہوگا۔

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

سوال نمبر5: قرآن مجید کا تعارف اور فضیلت بیان کیجیے۔

جواب: قرآن مجید کا مختصر تعارف:

قرآن کا لفظ "قراۃ" سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے پڑھنا لہٰذا قرآن کا لغوی معنی یہ ہوا کہ وہ کتاب جو بار بار پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک قرآن کا معنی

زمانہ نزول:

قرآن مجید کے نزول کا آغاز مکہ کی مشہور غار "حرا" سے ہوا سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات رمضان المبارک میں نازل ہوئیں اس کے بعد یہ سلسلہ تقریباً تیئس سال تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذہنی رہنمائی اور دنیاو آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے قرآن مجید اتارا گویا کہ قرآن مجید قیامت تک انسانیت کی مکمل رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

محفوظ کتاب:

قرآن مجید سابقہ کتب سماویہ کی تصدیق والی کتاب ہے اور ان کی تعلیمات کی محافظ اور نگہبان بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پچھلی امتوں کے لیے بھی انبیاء مبعوث فرمائے تھے اور ان میں سے بعض پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں۔ لیکن ان انبیاء کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ۔ (المائدہ: 48)

ترجمہ: اور تمہاری طرف ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے۔ یہ حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتابیں آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيْمِن کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انھیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سر نو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید کی فضیلت:

قرآن حکیم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح یہ کلام تمام کلاموں سے بہتر ہے، اسی طرح وہ انسان بھی سب انسانوں سے بہتر ہے جو خود بھی اس کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں کو بھی سکھائے۔ ارشاد نبوی ہے:۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں:

زیادہ مقدار میں نیکیاں حاصل کرنے کے لئے ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت کرنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔

سوال نمبر6: زکوٰۃ کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اس (قیامت کے) دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت ہٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا کا جذبہ غالب آ جاتا ہے غریبوں سے ہمدردی ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر7:۔ قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

جواب: حفاظتِ قرآن حکیم:

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف نازل کردہ آخری کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نے لیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ (الحجر: 9)

ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔

قرآنِ مجید کی اس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں واقعتاً قرآنِ مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہی فرما رہی ہے کیونکہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود قرآن کے الفاظ زیر و زبر اور شد و مد میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا ہے۔

حفظ و تلاوت:

نبی کریم ﷺ پر قرآنِ مجید ایک بار اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً تیئس سال کے عرصہ میں نازل ہوا اور آپ ﷺ تھوڑا تھوڑا حفظ کرتے جاتے اور صحابہ کرامؓ سے لکھواتے بھی جاتے اور یہ بھی ساتھ فرما دیتے تھے کہ اس آیت کو کس سورت کی کس آیت کے آگے لکھنا اور پھر ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ بھی حفظ کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قرآن کریم کو محفوظ کرانا:

آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کرا دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں قرآنی نسخہ جات کی تیاری:

حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ بھجوا دیا۔ اس طرح قرآنِ مجید مکمل محفوظ ہو گیا۔ اور اس کے بعد ہر دور میں لاکھوں کی تعداد حفاظ موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اہم سوالات وجوابات

اِسلامیات (لازمی) کلاس نہم پارٹ-I (Reduced Syllabus)

سوال نمبر1: دیے گئے جوابات یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) کفار کہتے ہیں یہ قرآن محض کہانی ہے۔

(الف) من گھڑت (ب) بے سروپا (ج) پرانی (د) اگلے لوگوں کی

(ii) زکوٰۃ کے معنی ہیں۔

(الف) قرض دینا (ب) ادا کرنا (ج) پاک ہونا (د) غریبوں کو دینا

(iii) غزوہ بدر کے دن کو قرآن میں کہا گیا ہے:

(الف) یوم النجات (ب) یوم الجہاد (ج) یوم الحساب (د) یوم الفرقان

(iv) اسلام ایک مکمل ـــــــــ ہے

(الف) ضابطہ حیات (ب) نصیحت (ج) سبق (د) قانون

(v) مجید کا معنی ہے۔

(الف) دیکھنے والا (ب) سننے والا (ج) تعریف کرنے والا (د) سزا دینے والا

(vi) اللہ کے بندوں میں سے ـــــــ ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

(الف) اہل علم (ب) اہل عقل (ج) اہل شعور (د) اہل دل

(vii) غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ سے مراد ہے؟

(الف) غیر مسلح (ب) کانٹے دار (ج) اسلحہ سے لیس (د) طاقتور

(viii) اللہ سے محبت تقاضا ہے۔

(الف) علم کا (ب) ایمان کا (ج) عقل کا (د) احسان کا

(ix) کفار متولی نہیں ہیں۔

(x) زکوٰۃ دیتے وقت خیال رکھنا چاہیے۔

(الف) دوستوں کا (ب) غریبوں کا (ج) یتیموں کا (د) قریبی رشتہ داروں کا

جوابات

(i) د	(ii) ج	(iii) د	(iv) الف	(v) ج
(vi) الف	(vii) الف	(viii) ب	(ix) ب	(x) د

سوال نمبر2: دیے گئے جوابات یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) اٰوَوْا کا معنی ہے۔

(الف) انہوں نے جگہ دی (ب) انہوں نے مکان دیا

(ج) انہوں نے مال دیا (د) ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں

(ii) علم کے معنی ہیں۔

(الف) پہچان (ب) جاننا (ج) طلب کرنا (د) مانگنا

(iii) الْاَنْفَالِ کا معنی ہے۔

(الف) خیرات (ب) زکوٰۃ (ج) مالِ غنیمت (د) صدقات

(iv) اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو ــــــــــ کیا۔

(الف) مبعوث کیا (ب) پیدا کیا (ج) رزق دیا (د) زندہ کیا

(v) اللہ کا کلام جب کفار کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے

(الف) سن لیا (ب) نہیں سنا (ج) پڑھ لیا (د) نہیں پڑھا

(vi) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے .... رہو۔

(الف) مرتے (ب) ڈرتے (ج) سوتے (د) جاتے

(vii) اس وقت تک جہاد کرو جب تک ختم نہیں ہو جاتا۔

(الف) کفر (ب) فتنہ (ج) نفاق (د) ظلم

(ix) رِبَاطِ الْخَیْلِ کا معنی ہے۔
(الف) لٹکی ہوئی تلوار (ب) تیار فوج (ج) بندھے ہوئے گھوڑے (د) بندھے ہوئے اونٹ

(x) محبت الٰہی اور رسول ﷺ کی ــــــــــــــ ہی کا نام ہے۔
(الف) بندگی (ب) محبت (ج) الفت (د) پیروی

جوابات

(i) الف	(ii) ب	(iii) ج	(iv) ب	(v) الف
(vi) ب	(vii) ب	(viii) الف	(ix) ج	(x) د

سوال نمبر 3: دیے گئے جوابات یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) سورۃ الانفال ہے۔
(الف) مکی (ب) مدنی (ج) بدری (د) تینوں میں سے ایک بھی نہیں

(ii) اطاعت کے بغیر ــــــــــــ ضائع ہوتے ہیں۔
(الف) اعمال (ب) افکار (ج) ارشادات (د) ایمان

(iii) مُتَّكَاءً کا معنی ہے۔
(الف) سیڑھیاں (ب) سٹیاں (ج) تالیاں (د) کہانیاں

(iv) قرآن مجید کا موضوع ہے:۔
(الف) انسان (ب) کائنات (ج) آخرت (د) اخلاق

(v) مُوهِنُ کا معنی ہے۔
(الف) دور کرنے والا (ب) نزدیک کرنے والا (ج) کمزور کرنے والا (د) طاقت دینے والا

(vi) مصارف زکوٰۃ میں رقاب سے کیا مراد ہے؟
(الف) مسافر (ب) قیدی (ج) یتیم (د) نومسلم

(vii) فَتَرَدَّ کا معنی ہے۔

(viii) فرشتوں کو حضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا

(الف) علم کی وجہ سے (ب) عقل کی وجہ سے (ج) نبوت کی وجہ سے (د) تقویٰ کی وجہ سے

(ix) یَوْمَ الْفُرْقَانِ کا معنی ہے۔

(الف) فیصلے کا دن (ب) جمعہ کا دن (ج) روشن دن (د) ملاقات کا دن

(x) کاتبین وحی کس کو کہتے ہیں

(الف) تاریخ لکھنے والے کو (ب) قرآن لکھنے والوں کو (ج) حدیث لکھنے والوں کو (د) اقوال صحابہ لکھنے والوں کو

جوابات

(i) ب	(ii) الف	(iii) ب	(iv) الف	(v) ج
(vi) ب	(vii) الف	(viii) الف	(ix) الف	(x) ب

سوال نمبر4: دیئے گئے جوابات یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) حَرِّضْ کا معنی ہے؟

(الف) ابھارو (ب) بھگادو (ج) دبادو (د) سلادو

(ii) میری تعلیمات ان تک پہنچا دو جو؟

(الف) حاضر ہیں (ب) غیر حاضر ہیں (ج) دور ہیں (د) نزدیک ہیں

(iii) مسلمانوں کا ایک گروہ جنگ کے لیے اپنے گھروں سے نکلنے کے لیے تھا؟

(الف) خوش (ب) ناخوش (ج) تیار (د) ناراض

(iv) قرآن مجید نازل ہوا تقریباً؟

(الف) 20 سال میں (ب) 22 سال میں (ج) 23 سال میں (د) 24 سال میں

(v) جب استغفار کر رہے ہوں تو اللہ انہیں؟

(الف) عذاب نہیں دیتا (ب) معاف کر دیتا ہے (ج) بخش دیتا ہے (د) انعام دیتا ہے

(vi) قرآن کا لغوی معنی ہے۔

(vii) أَيَّدَ کا معنی ہے؟

(الف) اس نے تائید کی (ب) اس نے تاکید کی (ج) اس نے تبلیغ کی (د) اس نے مدد کی

(viii) زکوۃ فرض ہوئی ــــــ میں۔

(الف) ۲ ہجری (ب) ۳ ہجری (ج) ۵ ہجری (د) ۸ ہجری

(ix) أُولُوا الْأَرْحَامِ کے معنی ہیں۔

(الف) رشتہ دار (ب) رحم کرنا (ج) معاف کرنا (د) احرام باندھنا

(x) نبی کریم ﷺ مومنوں کے لیے اپنی جانوں سے زیادہ ہیں؟

(الف) قیمتی (ب) دوست (ج) محبوب (د) پیارے

جوابات

(i) الف	(ii) ب	(iii) ب	(iv) ج	(v) ب
(vi) الف	(vii) الف	(viii) الف	(ix) الف	(x) ج

سوال نمبر5: دیئے گئے جوابات یعنی الف / ب / ج / د میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

(i) جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو مومن کا دل۔

(الف) خوش ہوتا ہے (ب) ڈر جاتا ہے (ج) وجد میں آجاتا ہے (د) متوجہ ہو جاتا ہے

(ii) نبی کریم ﷺ کو پہلی وحی میں حکم دیا گیا

(الف) نماز کا (ب) زکوۃ کا (ج) پڑھنے کا (د) لکھنے کا

(iii) "رِجْزَ الشَّيْطٰنِ" کا مطلب ہے۔

(الف) شیطان کی نجاست (ب) شیطان کی چال (ج) شیطان کا دھوکا (د) شیطان کا وسوسہ

(iv) مصارف زکوۃ میں غارمین سے کیا مراد ہے؟

(الف) قرض دار (ب) مسافر (ج) نو مسلم (د) قیدی

(v) اَسْرٰی کا معنی ہے۔

(vi) عاملین سے کیا مراد ہے؟
(الف) زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین (ب) زکوٰۃ ادا کرنے والے (ج) نیک عمل کرنے والے (د) اللہ کا ذکر کرنے والے

(vii) "وَاِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ" میں سَلْمِ کا مطلب ہے۔
(الف) سلام (ب) اسلام (ج) صلح (د) مسلم

(viii) مومن کی متاعِ گم گشتہ کیا ہے؟
(الف) علم کی دولت (ب) اُحد (ج) تبوک (د) موتہ

(ix) مسجد حرام کے متولی ہیں۔
(الف) گنہگار (ب) پرہیزگار (ج) مددگار (د) خدمت گار

(x) قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا؟
(الف) انسان (ب) اللہ تعالیٰ (ج) رسول اللہ ﷺ (د) فرشتوں

جوابات

(i) ب	(ii) ج	(iii) الف	(iv) الف	(v) الف
(vi) الف	(vii) ج	(viii) الف	(ix) ب	(x) ب

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۱تا۴۸)

اَلدَّرْسُ الْاَوَّل (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۱تا۱۰)

مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ①

ترجمہ: (اے محمد ﷺ! مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ (کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ②

ترجمہ: مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③

ترجمہ: (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④

ترجمہ: یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے درجے) اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ⑤

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝

ترجمہ: وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہونے کے بعد تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝

ترجمہ: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابوجہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائے گا۔ اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے (شان و) شوکت (یعنی بے ہتھیار ہے) وہ تمہارے ہاتھ آ جائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝

ترجمہ: تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝

ترجمہ: جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: اور اس مدد کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل سے اطمینان حاصل کریں۔ اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

اَلْأَنْفَالُ	مال غنیمت۔
أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔
وَجِلَتْ	ڈرتے ہیں / ڈر جاتے ہیں۔

يُسَاقُوْنَ	وہ ہانکے جاتے ہیں۔
إِحْدَى	ایک (مونث)۔
دَابِرَ	جڑ۔
تَسْتَغِيْثُوْنَ	تم فریاد کرتے ہو۔
مُرْدِفِيْنَ	لگاتار آنے والے۔
غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	بغیر کانٹے کے / بغیر اسلحے اور قوت کے۔

اَلدَّرْسُ الاَوَّلُ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۱۱تا۱۹)

مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

إِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ
وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔

إِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ
الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: یہ (مزہ تو یہاں) چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

ترجمہ: اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ ان سے پیٹھ پھیرے گا تو (سمجھو کہ) وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

ترجمہ: تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا۔ اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزما لے۔ بے شک خدا سنتا جانتا ہے

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: (بات) یہ (ہے) کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: (کافرو) اگر تم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آ چکی۔ (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے) باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور

الکلمات والتراکیب (مشکل الفاظ کے معنی)

لفظ	[illegible]
النُّعَاس	اونگھ۔ غنودگی
رِجْزَ الشَّيْطٰنِ	شیطان کی نجاست
الْاَعْنَاقِ	گردنیں۔
بَنَانٍ	پور پور، جوڑ جوڑ۔
زَحْفًا	لشکر کشی کی صورت میں۔
مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ	جنگی چال کے طور پر۔
مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ	کسی فوج سے جاملنے کے لئے۔
رَمَيْتَ	تو نے پھینکا۔
لِيُبْلِيَ	تاکہ وہ آزمائے۔
مُوْهِنُ	کمزور کرنے والا۔

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (ج)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیت ۲۰ تا ۲۸)

مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝۲۰

ترجمہ: اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سنتے ہو۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۲۱

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے حکم (خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۲۲

ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۳

ترجمہ: اور اگر خدا ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا۔ اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ
اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴

ترجمہ: مومنو! خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو جب کہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۵

ترجمہ: اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں۔ اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

ترجمہ: اور اس وقت کو یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خان ومان نہ کردیں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

شَرَّ الدَّوَآبِّ	بدترین قسم کے جانور۔
اِسْتَجِيْبُوْا	حکم مانو، پکار کا جواب دو
يَحُوْلُ	حائل ہوتا ہے۔
مُسْتَضْعَفُوْنَ	مغلوب، بے زور
يَتَخَطَّفَ	وہ اچک لے جائے
لَا تَخُوْنُوْا	تم خیانت نہ کرو

اَلدَّرسُ الثَّانِیْ (الف)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیت ۲۹تا۳۴)

مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

ترجمہ: مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے امر فارق پیدا کر دے گا (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا) تو وہ تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا بڑا فضل والا ہے۔

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝

ترجمہ: اور (اے محمد ﷺ اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل رہا تھا۔ اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

ترجمہ: اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

ترجمہ: اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝

ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں سے تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور ایسا نہ تھا کہ وہ بخششیں مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: اور (اب) ان کے لیے کون سی وجہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ مسجد محترم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا [illegible] ۝

ترجمہ: اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس [illegible] کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکیں سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ترجمہ: تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

يُثْبِتُوْا	وہ قید کر دیں۔
أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ	پہلوں کی کہانیاں۔
مُكَاءً	سیٹیاں۔
تَصْدِيَةً	تالیاں۔
فَيَرْكُمَهٗ	وہ جمع کرے اسے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (ب)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۳۸ تا ۴۴)

مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ۞

ترجمہ: (اے پیغمبر) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائے گا)۔

وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۞

ترجمہ: اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ۞

ترجمہ: اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے۔ (اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ
اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞

ترجمہ: اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مڈ بھیڑ ہو گئی۔ اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَ لٰكِنْ
لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰى مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۞

ترجمہ: جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا) تھا۔ اور اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں قرارداد

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾

ترجمہ: اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچا لیا بے شک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾

ترجمہ: اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام منظور کرنا تھا اسے کر ڈالے۔ اور سب کاموں کا رجوع خدا کی طرف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

مَضَتْ	گزر چکی۔
يَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلے کے دن۔
اَلْعُدْوَةِ الدُّنْيَا	وادی کے اس جانب و کنارے۔
اَلْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	اس جانب۔ اس جانب اس کنارے۔
اَلرَّكْبُ	قافلہ۔
لَفَشِلْتُمْ	تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے۔
يُقَلِّلُ	کم کر کے دکھاتا ہے، تھوڑا کر کے۔

اَلدَّرسُ الثَّانِیْ (ج)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۴۵-۴۸)

مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ: مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

ترجمہ: اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ
نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر کے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے۔ اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

فَاثْبُتُوْا	تو ثابت قدم رہو۔
فَتَفْشَلُوْا	پس تم ہمت ہار جاؤ گے۔
بَطَرًا	اتراتے ہوئے۔
جَارٌ	معاون و حمایتی۔
تَرَآءَتْ	آمنے سامنے ہوئے۔
نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ	وہ الٹے پاؤں پھر گیا۔